سوال

(54)بخل، بزدلی اور عبادت میں سستی کا علاج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فضائل اعمال کی کتاب فضائل ذکر کے باب سوئم فصل دوم کے تحت حدیث نمبر 5کی تحقیق و تخریج درکار ہے یہ حدیث درج ذیل ہے۔

"عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللہ عَنْہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ أَنْ يُكَابِدَهُ، وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُقَاتِلَهُ، فَلْيُكْثِرْ أَنْ يَقُولَ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ يُنْفِقَانِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص رات کو مشقت جھیلنے سے ڈرتا ہو(کہ راتوں کو جاگنے اور عبادت میں مشغول رہنے سے قاصر ہو) یا بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو اس کو چاہیے کہ :

"سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ"

کثرت سے پڑھا کرے کہ اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کی بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

"رواہ الفریابی والطبرانی واللفظ لہ وہو حدیث غریب ولا بأس باسنادہ إن شاء اللہ " (گل رحمن تخت بھائی ضلع مروان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فریابی کی روایت (جس کا متن یہاں مذکور نہیں)کی سند المعجم الکبیر للطبرانی (8/263ح7877) میں مذکور ہے اور یہ سند عثمان بن ابی العاتکہ (ضعفہ الجمہور مجمع الزوائد 10/210)اور علی بن یزید الصبہانی۔

(ضعیف/تقریب التہذیب: 4817)کی وجہ سے ضعیف ہے۔

طبرانی والی روایت معمولی اختلاف کے ساتھ درج ذیل سند سے مروی ہے :

"حدثنا أحمد بن محمد بن یحیی بن حمزة الدمشقی حدثنی أبی عن أبیه ثنا حداد العذري مع ابن جابر عن العباس بن میمون عن القاسم عن أبی أمامة" (المعجم الکبیر 8/228ح7795)

اس سند میں احمد بن یحییٰ بن حمزہ اپنے باپ سے روایت کرنے میں سخت مجروح ہے۔ (مثلاً دیکھئے لسان المیزان 1/650 الثقات لابن حبان ترجمۃ محمد بن یحییٰ 9/74)

ایک معاصر ابوالطیب نائف بن صلاح بن علی المنصوری نے شیوخ طبرانی پر جو کتاب لکھی ہے اس میں اسے "ضعیف صاحب مناکیر وغرائب" قرار دیا ہے۔

(ارشاد القاضی والدانی تراجم شیوخ الطبرانی ص180 رقم 214)

اس سند کے دوسرے راوی حداد العذری کی توثیق نامعلوم ہے۔

اس سند کے تیسرے راوی عباس بن میمون کی توثیق بھی معلوم نہیں۔

ثابت ہوا کہ یہ سند تین وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔

دوسری سند:

المعجم الکبیر میں اس روایت کی دوسری سند بھی موجود ہے لیکن اس میں سلیمان احمد الواسطی راوی ہے۔ (ج8 ص230 ح7800 نیز دیکھئے مسند الشامیین 1/114 ح174 الترغیب لابن شاہین 1/180 ح157)

سلیمان الواسطی جمہور کے نزدیک مجروح ہے اور ہیثمی نے فرمایا:

"وثقہ عبدان وضعفہ الجمہور" (مجمع الزوائد 10/94)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص پر "فیہ نظر" کہہ کر شدید جرح کی ہے۔ (دیکھئے التاریخ الکبیر 4/3)

ابن عدی نے فرمایا: میرے نزدیک وہ حدیثیں چوری کرتا تھا یا اس پر حدیثیں مشتبہ (گڈمڈ) ہو جاتی تھیں (الکامل 3/1140 دوسرا نسخہ 4/297)

تیسری سند:

یہ ضعیف و مردود سند شروع میں بحوالہ فریابی و طبرانی گزر چکی ہے۔

شواہد: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت الترغیب والترہیب للاصبھانی (ق762 مصورۃ الجامعۃ الاسلامیہ) میں ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ 6/484ح2714)

اس سند میں یوسف بن العنبس الیمانی نامعلوم ہے عکرمہ بن عمار اور یحییٰ بن ابی الکثیر دونوں مدلس ہیں اور یہ سند عن سے ہے نیز عکرمہ کی یحییٰ سے روایت میں کلام ہے لہٰذا یہ سند چار وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب روایت (متن کے اختلاف کے ساتھ) مسند البزار (البحر الزخار 11/168 ح490) اور مسند عبد بن حمید (641) وغیرہما

میں اسرائیل عن ابی یحییٰ عن مجاہد عن ابن عباس کی سند سے مذکور ہے۔

اس سند میں ابو یحییٰ القتات جمہور کے نزدیک ضعیف ہے (مجمع الزوائد 10/74)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مفہوم کی ایک روایت معجم الاسماعیلی میں مذکور ہے۔ (2/27،3ت342، نیز دیکھئے الصحیحہ للا لبانی 6/482ح2714)

یہ سند سفیان ثوری ثقہ مدلس کے عن کی وجہ سے ضعیف ہے لہذا اسے وھذا اسناد صحیح "کہنا غلط ہے۔

شعب الایمان للبیہقی (ح607دوسرا نسخہ 599) میں سفیان ثوری کی متابعت حمزہ الیزیات سے مروی ہے لیکن اس سند میں مہران بن ہارون بن علی الرازی کی توثیق نامعلوم ہے۔

یہی روایت اس متن کے بغیر مسند احمد (1/387ح367) وغیرہ میں مذکور ہے لیکن اس کی سند میں صباح بن محمد ضعیف ہے۔ (دیکھئے مشکوۃ المصابیح بتحقیقی: 4994)

خلاصۃ التحقیق یہ ہے کہ یہ مرفوع روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے۔

فائدہ عظیمہ:

محمد بن طلحہ بن مصرف الیمانی نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا:"

"عَن عَبدِ اللهِ بنِ مَسعُودٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم :إِنَّ اللَّهَ قَسمَ بَينَكُم أَخلاقَكُم، كَمَا قَسمَ بَينَكُم أَرزَاقَكُم, وَإِنَّ اللَّهَ, عَزَّ وَجَلَّ, يُعطِي الدُّنيَا مَن يُحِبُّ، وَمَن لا يُحِبُّ, وَلا يُعطِي الدِّينَ إِلا لِمَن أَحَبَّ, فَمَن أَعطَاهُ اللَّهُ الدِّينَ فَقَد أَحَبَّهُ....."

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اس طرح اخلاق تقسم فرمائے ہیں جس طرح تمہارے درمیان رزق تقسیم فرمایا ہے۔ اللہ جسے پسند کرتا ہے اسے مال دیتا ہے۔ اور جسے وہ پسند نہیں کرتا اسے بھی مال دیتا ہے اور ایمان صرف اسے ہی دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے پھر جب وہ کسی بندے کو پسند کرتا ہے اسے ایمان دیتا ہے تو جو شخص مال (خرچ کرنے) کے بارے میں بخل کرے (یعنی وہ ڈرے کہ خرچ کرنے سے مال ختم ہو جائے گا) اور دشمن کے خلاف جہاد کرنے سے ڈرے اور رات کو عبادت کرنے) تکلیف و مشقت محسوس کرے (یعنی اس میں مال خرچ کرنے اور رات عبادت میں گزارنے کا حوصلہ نہیں) تو اسے کثرت سے لاالٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ اور سبحان اللہ پڑھنا چاہیے (المعجم الکبیر للطبرانی 9/229ح8990)

اس موقوف روایت کی سند محمد بن طلحہ (وثقہ الجمہور) کی وجہ سے حسن لذاتہ ہے، نیز زہیر بن معاویہ (الزہد لابی داوٗد 157) اور مالک بن مغول (حلیۃ الاولیاء 4/165) نے ان کی متابعت کر رکھی ہے لہذا یہ اثر صحیح ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی موقوف کو صحیح قرار دیا ہے۔ (العلل 5/271سوال 872)

بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ موقوف روایت حکماً مرفوع ہے۔ واللہ اعلم (11/فروری 2013ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد3۔اصول ، تخریج الروایات اوران کا حکم-صفحہ177

محدث فتویٰ